



سوال

(359) ناولد کالنے سال انتظار کرنا چلیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس کے دوسرے روز دوسرے ملک چلا گیا۔ پچھ برس انتظار کیا، نہ آیا نہ خراج روانہ کیا۔ پچھ سال کے بعد زید کا پدر زید کے پاس بلانے کی غرض سے گیا، مگر نہ آیا اور نہ خراج دیا اور نہ طلاق دیا۔ مجبور ہو کر زید کا پدر واپس آیا، جب سے دو برس کا زمانہ اور گزر گیا۔ حملہ آٹھ برس گزرا۔ اب زید کی بیوی کیا کرے؟ نہ آتا ہے اور نہ خراج بھیجتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ عورت کہاں اپنی گزر بسر کرے؟ اب دوسرے شوہر سے نکاح کرے یا نہ کرے؟ جواب کتاب اللہ و سنت سے تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ میں عورت مذکورہ اپنے ضلع کے صاحب جج کے یہاں استغاثہ پیش کرے کہ اس قدر مدت سے میرے شوہر کی یہ حالت ہے کہ نہ میرے حقوق ادا کرتا ہے اور نہ مجھے طلاق دیتا ہے اور میں سخت ضیق میں ہوں، لہذا مستدعی ہوں کہ یا تو میرے شوہر سے میرے حقوق دلواد لیے جائیں یا مجھے طلاق دلوادی جائے یا مجھ میں اور اس میں تفریق کردی جائے۔ اگر صاحب جج اس صورت میں طلاق دلوادیں یا تفریق کر دیں (جبکہ شوہر حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو) تو عورت مذکورہ کی عدت گزر جانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر دیا جائے۔

وَلَا تَسْكُوهُنَّ يَضْرِبْنَ الضَّرْبَةَ وَأَمَّنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَحَدَّ ظَلَمَ نَفْسَهُ ... سورة البقرة ۲۳۱

”اور انہیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا“

”و عن حکیم بن معاویہ القشیری عن ابيه قال: قلت: يا رسول اللہ ما حق زوجة احنا عليه؟ قال: ان تطعمها اذا اطعمت وتكسوها“ [1]

”حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر بیوی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے کھلانے اور پہنانے“

”قال فی ذکر النساء: ((ولین علیکم رزقین وکسوئین بالمعروف)) [2] (انخرجه مسلم)

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”اور تمہارے ذمے ان (عورتوں) کو اچھے طریقے سے کھلانا اور پہنانا ہے“



"حَدَّثَنِي أَبُو بَرِزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ، وَالْيَدُ الْغَلِيظَةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ النُّعْلِيَّةِ، وَابْتِئَانُ تَعْوَلٍ) تَقُولُ الْمَرْأَةُ: إِنَّا أَنْ طَعْنَتْنِي، وَإِنَّا أَنْ تَطَلَّقْتَنِي" [3]

"اوپر والاہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والا ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے، تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے۔ اس کی بیوی کستی ہے: مجھے کھانے پینے کو دو، وگرنہ مجھے طلاق دے دو"

"و عن سعيد بن المسيب في الرجل لا يسجد ما ينشق على ابله قال: يفرق بينهما اخرج سعيد بن منصور عن سفيان عن ابى الزناد عنه قال: قلت لسعيد: سئنه فقال: سئنه وهذا مرسل قوي وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نساہم ان یاخذوہم بان ینشقوا ویطلقوا الحدیث " (اخرجہ الشافعی ثم لیہستی باسناد حسن بلوغ المرام) [4]

سعید بن المسیب سے اس آدمی کے متعلق روایت ہے، جو اپنے اہل پر خرچ کرنے کو مال نہیں پاتا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اس کو سعید بن منصور نے سفيان سے بیان کیا ہے، انھوں نے ابو الزناد سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں سنت ہے۔ یہ قوی مرسل ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے امرائے عساکر کی طرف ان مردوں کے بارے میں لکھا، جو اپنی عورتوں سے غائب ہیں کہ وہ نفقہ دیں یا طلاق دیں"

[1] - سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2142)

[2] - صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[3] - سنن دارقطنی (295/3)

[4] - بلوغ المرام (1158) نیز دیکھیں سن سعید بن منصور (55/2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والنخلع، صفحہ: 565

محدث فتویٰ